أربعون حديثاً في فضائل

قال رسول الله ﷺ نضّر الله امرأً سمع منا شيئاً فبلّغه كما سمعه

اربعین

فضائلِ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

تالیف: ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی



ترتیب، تخریج، اضافہ

حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ

شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

قال رسول اللہ ﷺ:
نَضَّرَ اللّٰهُ امرأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

103

سلسلة اربعينات الحديث النبوي

أربعون حديثا
في الفضائل عمر بن الخطاب

اربعین
فضائل سیدنا عمرؓ بن خطاب رضی اللہ عنہ

تالیف:
ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ:
حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ
شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

نام کتاب: اربعین فضائل سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

تالیف: ابو حمزہ عبد الخالق صدیقی

ترتیب، تخریج و اضافہ: حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ: شیخ الحدیث عبد اللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

اہتمام: محمد رمضان محمدی، محمد سلیم جلالی

ناشر: ابو مومن منصور احمد

اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ، 17-اردو بازار لاہور فون: **042-37357587**

Dar-us-Salam

486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217
TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511
E-Mail: darussalamny@hotmail.com
Web Site: www.darussalamny.com

Email:akmian311@gmail.com
Web Site: www.assunnah.live

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ مُحَمَّدًا ﷺ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا، وَّدَاعِیًا إِلَی اللّٰہِ بِإِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا، بَعَثَهٗ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ، وَمُعَلِّمًا لِّلْأُمِّیِّیْنَ، بِلِسَانٍ عَرَبِیٍّ مُّبِیْنٍ، فَقَالَ سُبْحَانَهٗ -وَهُوَ أَصْدَقُ الْقَائِلِیْنَ - ﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۙ۲﴾ [الجمعة : 2]۔ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحَابَتِہٖ أَجْمَعِیْنَ، وَتَابِعِیْهِمْ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ۔ أَمَّا بَعْدُ!

عہد قدیم کے عرب جو دین ابراہیمی کے حامل تھے، وہ شرک و بت پرستی میں بہت آگے نکلے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انہوں نے بہت سے معبود تجویز کر لیے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہ خود ساختہ معبود کائنات کے نظم و انتظام میں اللہ کے ساتھ شریک ہیں اور نفع و نقصان پہنچاتے ہیں، زندہ رکھنے اور مارنے کی ذاتی صلاحیت و قدرت کے مالک ہیں۔ چنانچہ پوری عرب قوم بتوں کی پرستش میں ڈوب چکی تھی، ہر قبیلہ اور علاقہ کا علیحدہ علیحدہ معبود تھا، بلکہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ ہر گھر صنم خانہ تھا۔ حتیٰ کہ خود کعبۃ اللہ کے اندر اور اس کے صحن میں تین سو ساٹھ بت تھے، اس لیے وہ لوگ ایک نبی مرسل کے ذریعہ ہدایت و راہنمائی کے شدید محتاج تھے۔ اس وقت اللہ نے ان پر کرم کیا اور آخر الزمان پیغمبر جناب محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا:

﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ

وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ﴿۲﴾

[الجمعة : 2]

''اُسی نے اَن پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا ہے، جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں، اور انہیں (کفر و شرک کی آلائشوں سے) پاک کرتے ہیں، اور انہیں قرآن وسنت کی تعلیم دیتے ہیں، بے شک وہ لوگ اُن کی بعثت سے قبل صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔''

سورۃ الشوریٰ میں ارشاد فرمایا:

﴿وَ اِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۙ﴿۵۲﴾﴾ [الشوری: 52]

''(اے میرے نبی!) آپ یقینا لوگوں کو سیدھی راہ دکھاتے ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے منصب رسالت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ہر ہر پیغام الٰہی جس پیغام کے پہنچانے کا آپ کو مکلف ٹھہرایا گیا تھا اسے پوری ذمہ داری سے پہنچادیا، اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی۔

﴿يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۶۷﴾﴾

[المائدة : 67]

''اے رسول! آپ پر آپ کے رب کی جانب سے جو نازل کیا گیا ہے، اسے پہنچا دیجیے، اور اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو گویا آپ نے اس کا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ لوگوں سے آپ کی حفاظت فرمائے گا، بے شک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔''

علامہ شوکانی رحمہ اللہ اس آیت کے تحت ''فتح القدیر'' میں لکھتے ہیں کہ ''بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ'' کے عموم سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر اللہ عزوجل کی طرف سے

واجب تھا کہ ان پر جو کچھ وحی ہو رہی ہے لوگوں تک بے کم و کاست پہنچائیں، اس میں سے کچھ بھی نہ چھپائیں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کے دین کا کوئی حصہ خفیہ طور پر کسی خاص شخص کو نہیں بتایا جو اوروں کو نہ بتایا ہو۔ انتھی۔ [1]

اسی لیے صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

((مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَقَدْ كَذَبَ، وَاللّٰهُ يَقُوْلُ: ﴿يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ...﴾ الآية))

''جو کوئی یہ گمان کرے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے وحی کا کوئی حصہ چھپا دیا تھا وہ جھوٹا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی آیت کی تلاوت کی۔'' [2]

پس اللہ تعالیٰ کا دین کامل، مکمل اور اکمل ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا امتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر احسان عظیم ہے، انہیں اب نہ کسی دوسرے دین کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی دوسرے نبی کی۔

﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾ [المائدة: 3]

''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور اسلام کو بحیثیت دین تمہارے لیے پسند کر لیا۔''

امام احمد اور بخاری و مسلم وغیرہم نے طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے امیر المومنین! آپ لوگ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں کہ اگر وہ ہم پر نازل ہوئی ہوتی تو اس دن کو ہم ''یومِ عید'' بنا لیتے۔

---

1. فتح القدير: 488/1۔
2. صحيح بخاري، كتاب التفسير، رقم: 4612۔

انہوں نے پوچھا، وہ کون سی آیت ہے؟ یہودی نے کہا: ﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ ۔۔۔ الآیۃ ﴾ تو امیر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں اس دن اور اس وقت کو خوب جانتا ہوں جب یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی۔ یہ آیت جمعہ کے دن، عرفہ کی شام میں نازل ہوئی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیے۔ لہٰذا دین کتاب وسنت کا نام ہے۔

﴿ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝ ﴾ [النجم : 3۔4]

''اور وہ اپنی خواہش نفس کی پیروی میں بات نہیں کرتے ہیں۔ وہ تو وحی ہوتی ہے جو ان پر اتاری جاتی ہے۔''

سورۃ النساء میں ارشاد فرمایا:

﴿ وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ﴾ [النساء : 113]

''اور اللہ نے آپ پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیا۔''

صاحب ''فتح البیان'' لکھتے ہیں: یہ آیت کریمہ دلیل بین ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت وحی ہوتی تھی جو آپ کے دل میں ڈال دی جاتی تھی۔

حدیث نبوی ((تَسْمَعُوْنَ مِنِّيْ وَيُسْمَعُ مِنْكُمْ وَيُسْمَعُ مِمَّنْ يَسْمَعُ مِنْكُمْ)) میں احادیث کو لکھنے، سیکھنے، سکھانے اور دوسروں تک پہنچانے کی تلقین موجود ہے۔

امام نووی تقریب النواوی میں رقمطراز ہیں:

"عِلْمُ الْحَدِيْثُ مِنْ أَفْضَلِ الْقُرْبِ إِلٰى رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَكَيْفَ لَا يَكُوْنُ؟ هُوَ بَيَانُ طُرُقِ خَيْرِ الْخَلْقِ وَأَكْرَمِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ"

''رب العالمین کے قریب کرنے والی چیزوں میں سب سے افضل علم حدیث ہے اور یہ کیسے نہ ہو حالانکہ وہ تمام مخلوق میں سے بہترین اور تمام اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے معزز ترین شخصیت کے طریقے بیان کرتا ہے۔''

امام زہری سے امام حاکم نقل فرماتے ہیں:

”إِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ أَدْبُ اللّٰهِ الَّذِيْ أَدَّبَهُ بِهِ نَبِيَّهُ ﷺ، وَأَدَّبَ النَّبِيُّ ﷺ أُمَّتَهُ بِهِ، وَهُوَ أَمَانَةُ اللّٰهِ عَلٰى رَسُوْلِهِ لِيُؤَدِّيَهُ عَلٰى مَا أُدّٰى إِلَيْهِ“[1]

”یہ علم اللہ تعالیٰ کا وہ ادب ہے جو اس نے اپنے پیغمبر ﷺ کو سکھایا اور انہوں نے یہ اپنی امت کو بتایا تو یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے رسول کے پاس امانت ہے کہ اسے وہ اپنی امت تک پہنچائیں۔“

محدثین اور علم حدیث سے شغف رکھنے والوں کی فضیلت میں یہ ارشاد نبوی بہت بڑی دلیل ہے۔

((نَضَّرَ اللّٰهُ إِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهُ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ غَيْرَهُ۔۔۔))[2]

”اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جو ہم سے حدیث سن کر یاد کر لے پھر اور لوگوں کو پہنچا دے......۔“

مذکورہ حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے لیے تروتازگی کی دعا فرمائی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے مسجد خیف منیٰ میں اپنے آخری حج میں کی ہے۔

اور ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے محدثین کی تعدیل فرمائی۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا؟ چنانچہ ارشاد فرمایا:

((يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهُ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ۔۔۔))

---

[1] معرفة علوم الحديث، ص : 63۔

[2] سنن ترمذی، کتاب العلم، رقم الحديث : 2668، عن زيد بن ثابت۔

''اس علم کو ہر زمانہ کے عادل حاصل کریں گے۔ اس میں زیادتی کرنے والوں کی تحریف و تبدیل اور باطل پسندوں کی حیلہ جوئی کو اور جاہلوں کی بے جا تاویلوں کو دور کرتے رہیں گے۔''

امام علی بن المدینی فرماتے ہیں:

"هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيْثِ۔" [1]

''وہ اہل حدیث ہیں۔''

ایک اور حدیث میں وارد ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِي . قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَنْ خُلَفَائُكَ؟ قَالَ ﷺ: اَلَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ يَرْوُوْنَ أَحَادِيْثِي وَسُنَّتِي وَيُعَلِّمُوْهَا النَّاسَ .)) [2]

''اے اللہ! میرے خلفاء پر رحم فرما۔ صحابہ نے عرض کیا کہ آپ کے خلفاء کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے۔ میری حدیثوں کو روایت کریں گے۔ اور میری سنتوں کی لوگوں کو تعلیم دیں گے۔''

چنانچہ محدثین نے حدیث وسنت کی تدوین وجمع کے لیے اپنی جہودِ مخلصہ بذل کیں۔ حدیث وسنت کی چھان پھٹک کے لیے اصول وضوابط قائم کیے۔ اصول حدیث اور اسماء الرجال کے نام سے بڑی بڑی ضخیم کتب مرتب کیں جو کہ امت محمدیہ ﷺ کا میزہ اور خاصہ ہے۔ جَزَاهُمُ اللّٰهُ فِى الدَّارِيْنِ۔

رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

((مَنْ حَفِظَ عَلٰى أُمَّتِي أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا يَنْتَفِعُوْنَ بِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ

---

[1] شرف أصحاب الحديث، ص : 27۔

[2] شرف أصحاب الحديث، ص : 31۔

الْقِيَامَةِ فَقِيْهًا عَالِمًا۔)) [1]

''میری امت میں سے جس شخص نے چالیس احادیث جن سے لوگ انتفاع کرتے ہیں، حفظ کرلیں تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے زمرۂ فقہاء و علماء سے اٹھائے گا۔''

یہ روایت جن متعدد صحابہ سے مروی ہے ان میں علی بن ابی طالب، عبد اللہ بن مسعود، معاذ بن جبل، ابوالدرداء، عبد اللہ بن عمر، ابن عباس، انس بن مالک، ابو ہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم کے نام شامل ہیں۔

ایک دوسری روایت میں "فِيْ زُمْرَةِ الْفُقَهَاءِ وَالْعُلَمَاءِ" کے الفاظ مروی ہیں اور ایک روایت میں "وَكُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَشَهِيْدًا" کے الفاظ مروی ہیں اور ابن مسعود کی روایت میں "قِيْلَ لَهُ ادْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ" کے الفاظ مروی ہیں۔ جبکہ ابن عمر کی روایت میں "كُتِبَ فِيْ زُمْرَةِ الْعُلَمَاءِ وَحُشِرَ فِيْ زُمْرَةِ الشُّهَدَاءِ" کے الفاظ مروی ہیں۔

لیکن یہ روایات عام طور پر ضعیف بلکہ منکر اور موضوع ہیں۔ امام نووی اور حافظ ابن حجر نے تحقیق کرنے کے بعد واضح کیا ہے کہ ان تمام احادیث کی جملہ روایات انتہائی ضعیف اور ناقابل قبول ہیں، اور ان کا ضعف بھی ایسا ہے، جسے تقویت نہیں ہوسکتی۔ [2]

مگر محدثین کی حدیث کے ساتھ محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس حدیث کو بنیاد بنا کر "اَلْأَرْبَعُوْنَ، اَلْأَرْبَعِيْنَاتُ" کے نام سے کتب مرتب کردیں۔

الأربعون سے مراد حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں کسی ایک باب سے متعلق احادیث یا

---

[1] العلل المتناهية : 1/111۔ المقاصد الحسنة : 411۔

[2] تفصیل کے لیے دیکھیں: المقاصد الحسنة، ص : 411۔ مقدمة الأربعين للنووى، ص : 28۔ 46۔ شعب الإيمان للبيهقى : 2/271، برقم : 1727۔

مختلف ابواب سے یا مختلف اسانید سے چالیس احادیث جمع کی جائیں۔ اس طرح کی تصانیف کا اصل سبب یہی بیان کردہ احادیث ہیں جن میں چالیس احادیث جمع کرنے والے کے لیے بہت فضیلت بیان کی گئی ہے اور اسے بشارت دی گئی ہے۔ اس طرز پر تصنیف کرنے والوں میں اولین کتاب امام عبداللہ بن المبارک (م 181ھ) کی ہے۔ اسی طرح حافظ ابونعیم (م 430ھ)، حافظ ابوبکر آجری (م 360ھ)، حافظ ابواسماعیل عبداللہ بن محمد الہروی (م 481ھ)، ابوعبدالرحمٰن السلمی (م 412ھ)، حافظ ابوالقاسم علی بن الحسن المعروف ابن عساکر (م 571ھ) اور حافظ محمد بن محمد الطائی (م 555ھ) نے "اَلْأَرْبَعِيْنَ فِيْ إِرْشَادِ السَّائِرِيْنَ إِلٰى مَنَازِلِ الْمُتَّقِيْنَ"، حافظ عفیف الدین ابوالفرج محمد عبدالرحمٰن المقری (م 618ھ) نے "أَرْبَعِيْنَ فِي الْجِهَادِ وَالْمُجَاهِدِيْنَ"، حافظ جلال الدین السیوطی (م 911ھ) نے "أَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا فِيْ قَوَاعِدِ الْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ وَفَضَائِلِ الْأَعْمَالِ"، حافظ عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری (م 656ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْأَحْكَامِيَّةِ"، حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی (م 852ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُنْتَقَاةُ مِنْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ"، ابوالمعالی الفارسی نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُخَرَّجَةُ فِى السُّنَنِ الْكُبْرٰى لِلْبَيْهَقِيِّ" اور حافظ محمد بن عبدالرحمٰن السخاوی (م 902ھ) نے "اَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا مُنْتَقَاةٌ مِّنْ كِتَابِ الْأَدَبِ الْمُفْرَدِ لِلْبُخَارِيِّ" تحریر کی۔ کتب اربعین میں سب سے زیادہ متداول اربعین نووی ہے۔ اس پر بہت سے علماء کے حواشی، شروحات اور زوائد موجود ہیں۔ اربعین نووی پر ہماری بھی مختصر مگر جامع شرح ہمارے مؤقر مجلّہ ''دعوت اہل حدیث'' میں چھپ رہی ہے۔

أُحِبُّ الصَّالِحِيْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ
لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْزُقُنِيْ صَلَاحًا

ہمارے زیر سایہ ادارہ انصار السنہ پبلیکیشنز کے رئیس اور ہمارے انتہائی قریبی دوست

ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی اور ادارہ کے رفیق سفر اور ہمارے انتہائی قابل اعتماد شخصیت حافظ حامد محمود الخضری، ہمارے ان دونوں بھائیوں کی کئی ایک موضوعات پر کتب اہل علم اور طلباء سے دادِ تحسین وصول کر چکی ہیں۔ اب انہوں نے مختلف موضوعات پر علی منہج المحدثین اَرْبَـعِيْنَات جمع کی ہیں۔ "أَلْاَرْبَعُوْنَ فِي فَضَائِلِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ" زیورِ طباعت سے آراستہ ہوکر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ کام انتہائی مبارک اور نافع ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف، مخرج اور ناشر سب کو اجر جزیل عطا فرمائے اور اس کے نفع کو عام فرما دے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَأَهْلِ طَاعَتِهٖ أَجْمَعِيْنَ.

وكتبه

عبداللہ ناصر رحمانی

سرپرست: ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ . أَمَّا بَعْدُ:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فضائل کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ ؕ وَ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ ۫ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۸۸﴾ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۸۹﴾﴾

(التوبة : 88، 89)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''لیکن رسول نے اور ان لوگوں نے جو اس کے ہمراہ ایمان لائے، اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کیا، اور یہی لوگ ہیں جن کے لیے سب بھلائیاں ہیں، اور یہی فلاح پانے والے ہیں۔ اللہ نے ان کے لیے ایسے باغات تیار کیے ہیں جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہیں، ان میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ الَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ لِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَ لَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۰﴾﴾ (الحشر : 10)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور (ان کے لیے) جو ان کے بعد آئے، وہ کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جنھوں نے

ایمان لانے میں ہم سے پہل کی اور ہمارے دلوں میں ان لوگوں کے لیے کوئی کینہ نہ رکھ جو ایمان لائے، اے ہمارے رب! یقیناً تو بے حد شفقت کرنے والا، نہایت رحم والا ہے۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ ۚ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴾ (البقرۃ: 137)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''پھر اگر وہ اس جیسی چیز پر ایمان لائیں جس پر تم ایمان لائے ہو، تو یقیناً وہ ہدایت پا گئے، اور اگر پھر جائیں تو وہ محض ایک مخالفت میں (پڑے ہوئے) ہیں، پس عنقریب اللہ تجھے ان سے کافی ہو جائے گا اور وہی سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا ۡ سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ۭ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۚ وَ مَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ۚ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْــَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ۭ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴾ (الفتح: 29)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''محمد اللہ کے رسول ہیں اور وہ لوگ جو اس کے ساتھ ہیں کافروں پر بہت سخت ہیں، آپس میں نہایت رحم دل ہیں، تو انھیں اس حال میں دیکھے گا کہ رکوع کرنے والے ہیں، سجدے کرنے والے ہیں، اپنے رب کا فضل اور (اس کی) رضا ڈھونڈتے ہیں، ان کی شناخت ان کے چہروں میں (موجود) ہے، سجدے کرنے کے اثر سے۔ یہ ان کا وصف تورات میں ہے

اور انجیل میں ان کا وصف اس کھیتی کی طرح ہے جس نے اپنی کونپل نکالی، پھر اسے مضبوط کیا، پھر وہ موٹی ہوئی، پھر اپنے تنے پر سیدھی کھڑی ہوگئی، کاشت کرنے والوں کو خوش کرتی ہے، تاکہ وہ ان کے ذریعے کافروں کو غصہ دلائے، اللہ نے ان لوگوں سے جو ان میں سے ایمان لائے اور انھوں نے نیک اعمال کیے بڑی بخشش اور بہت بڑے اجر کا وعدہ کیا ہے۔''

حدیث 1

((عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ خَطَبَ النَّاسَ بِالْجَابِيَةِ، فَقَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَقَامِي فِيكُمْ، فَقَالَ: اسْتَوْصُوا بِأَصْحَابِي خَيْرًا، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ يَفْشُو الْكَذِبُ حَتّٰى إِنَّ الرَّجُلَ لَيَبْتَدِءُ بِالشَّهَادَةِ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَهَا، فَمَنْ أَرَادَ مِنْكُمْ بَحْبَحَةَ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْوَاحِدِ، وَهُوَ مِنَ الِاثْنَيْنِ أَبْعَدُ، لَا يَخْلُوَنَّ أَحَدُكُمْ بِامْرَأَةٍ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ ثَالِثُهُمَا، وَمَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَاءَتْهُ سَيِّئَتُهُ، فَهُوَ مُؤْمِنٌ.)) [1]

''سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ''جابیہ'' کے مقام پر خطبہ دیتے ہوئے کہا: ایک دفعہ اللہ کے رسول ﷺ ہمارے درمیان اسی طرح کھڑے ہوئے، جیسے میں تمہارے درمیان کھڑا ہوں، اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میں تمہیں اپنے صحابہ کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں، اور ان لوگوں کے بارے میں بھی جو ان کے بعد ہوں گے اور ان لوگوں کے بارے میں

[1] مسند احمد: 18/1، رقم: 114، مستدرك حاكم: 113/1۔ حاکم نے اسے ''شیخین کی شرط پر صحیح'' کہا ہے اور ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔

بھی جو (تابعین) کے بعد ہوں گے، (ان سے حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں)، اس کے بعد جھوٹ اس قدر عام ہو جائے گا کہ ایک آدمی گواہی طلب کیے جانے سے پہلے گواہی دینے لگے گا، پس تم میں سے جو آدمی جنت میں داخل ہونا چاہتا ہے وہ مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ رہنے کا التزام کرے، کیونکہ شیطان ہر اس آدمی کے ساتھ رہتا ہے جو اکیلا ہو، اور وہ شیطان دو آدمیوں سے ذرا دور ہو جاتا ہے، تم میں سے کوئی آدمی کسی غیر محرم عورت کے ساتھ علیحدگی اختیار نہ کرے، کیونکہ ایسے دو افراد کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے اور جس آدمی کو نیکی کر کے خوشی اور گناہ کر کے پریشانی ہو وہ مومن ہے۔"

حدیث 2

((وَعَنْ كَعْبٍ رضي الله عنه قَالَ: اِنِّيْ اَجِدُ فِي التَّوْرَاةِ مَكْتُوْبًا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، لَا فَظٌّ، وَلَا غَلِيْظٌ، وَلَا سَخَّابٌ فِي الْاَسْوَاقِ، وَلَا يَجْزِيْ السَّيِّئَةَ بِالسَّيِّئَةِ، وَلٰكِنْ يَّعْفُوْ، وَيَصْفَحُ أُمَّتُهُ، الْحَمَّادُوْنَ يَحْمَدُوْنَ اللّٰهَ فِيْ كُلِّ مَنْزِلَةٍ، وَيُكَبِّرُوْنَهُ عَلٰى كُلِّ نَجْدٍ، يَأْتَزِرُوْنَ اِلٰى اَنْصَافِهِمْ، وَيُوَضِّئُوْنَ اَطْرَافَهُمْ، صَفُّهُمْ فِي الصَّلَاةِ وَصَفُّهُمْ فِي الْقِتَالِ سَوَاءٌ، مُنَادِيْهِمْ يُنَادِيْ فِيْ جَوِّ السَّمَآءِ لَهُمْ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ دَوِيٌّ كَدَوِيِّ النَّحْلِ، مَوْلِدُهُ بِمَكَّةَ، وَمُهَاجَرُهُ بِطَابَةَ، وَمُلْكُهُ بِالشَّامِ.)) [1]

"اور حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے تورات میں لکھا ہوا پایا: محمد ﷺ اللہ کے رسول ہوں گے، نہ تیز مزاج نہ ترش رو، بازاروں میں شور و شغب کرنے

[1] سنن دارمی، رقم: 5، شرح السنة، رقم الحديث: 3628۔ محقق نے اسے "صحیح" کہا ہے۔

والے نہ برائی کا بدلہ برائی سے دینے والے بلکہ معاف کرنے والے اور درگزر کرنے والے ہوں گے۔ اُن کی امت بہت زیادہ حمد و ثنا کرنے والی ہوگی۔ ہر جگہ وہ اللہ کی حمد و ثنا بیان کریں گے۔ ہر اونچی جگہ پر (چڑھتے ہوئے) اللہ اکبر کہیں گے۔ اُن کے تہ بند پنڈلیوں تک ہوں گے، اپنے اعضاء کا وضو کریں گے، نماز اور قتال کے لیے ایک ہی طرح صف بنائیں گے۔ اُن کا منادی (یعنی مؤذن) کھلی فضا میں اذان دے گا۔ آدھی رات کے وقت اُن کے اذکار کی آواز شہد کی مکھیوں کی طرح آہستہ ہوگی۔ اس رسول کی جائے پیدائش مکہ ہوگی، جائے ہجرت طابہ (یعنی مدینہ منورہ) اور اُس کی حکومت کی سرحدیں شام تک پہنچیں گی۔''

حدیث 3

((وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ بَيْنَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ وَبَيْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ كَلَامٌ، فَقَالَ خَالِدٌ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ: تَسْتَطِيلُونَ عَلَيْنَا بِأَيَّامٍ سَبَقْتُمُونَا بِهَا، فَبَلَغَنَا أَنَّ ذٰلِكَ ذُكِرَ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: دَعُوا لِي أَصْحَابِي، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَوْ أَنْفَقْتُمْ مِثْلَ أُحُدٍ ـأَوْ مِثْلَ الْجِبَالِ ـ ذَهَبًا مَا بَلَغْتُمْ أَعْمَالَهُمْ.)) [1]

''اور سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیّدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور سیّدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے ما بین کچھ تلخ کلامی سی ہوگئی، سیّدنا خالد رضی اللہ عنہ نے سیّدنا عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے کہا: تم ہمارے اوپر محض اس لیے زبان درازی کرتے ہو کہ تم ہم سے کچھ دن پہلے اسلام میں داخل ہوئے تھے۔ جب اس بات کا نبی

[1] مسند احمد: 366/3، رقم: 13812، الأحاديث المختارة، رقم: 2046۔ شیخ شعیب نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

کریم ﷺ سے ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میرے لیے ہی میرے صحابہ کو کچھ نہ کہا کرو، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اگر تم احد پہاڑ یا کئی پہاڑوں کے برابر سونا بھی خرچ کر دو تم ان کے اعمال یعنی درجوں تک نہیں پہنچ سکتے۔''

حدیث 4

((وَعَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ: صَلَّيْنَا الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قُلْنَا: لَوِ انْتَظَرْنَا حَتّٰى نُصَلِّيَ مَعَهُ الْعِشَاءَ، قَالَ: فَانْتَظَرْنَا فَخَرَجَ إِلَيْنَا، فَقَالَ: مَا زِلْتُمْ هَاهُنَا، قُلْنَا: نَعَمْ، يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قُلْنَا: نُصَلِّي مَعَكَ الْعِشَاءَ، قَالَ: أَحْسَنْتُمْ أَوْ أَصَبْتُمْ. ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ قَالَ: وَكَانَ كَثِيرًا مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ، فَقَالَ: النُّجُومُ أَمَنَةٌ لِلسَّمَاءِ، فَإِذَا ذَهَبَتِ النُّجُومُ أَتَى السَّمَاءَ مَا تُوعَدُ، وَأَنَا أَمَنَةٌ لِأَصْحَابِي، فَإِذَا ذَهَبْتُ أَتَى أَصْحَابِي مَا يُوعَدُونَ، وَأَصْحَابِي أَمَنَةٌ لِأُمَّتِي، فَإِذَا ذَهَبَتْ أَصْحَابِي أَتَى أُمَّتِي مَا يُوعَدُونَ.)) [1]

''اور سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ہم نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں مغرب کی نماز ادا کی، پھر ہم نے کہا کہ بہتر ہوگا کہ ہم کچھ انتظار کر لیں اور آپ کی معیت میں عشاء کی نماز ادا کر کے جائیں۔ چنانچہ ہم انتظار کرنے لگے۔ آپ ﷺ ہماری طرف تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: کیا تم یہیں ٹھہرے رہے؟ ہم نے عرض کیا: جی ہاں اے اللہ کے رسول! بس ہم نے

[1] مسند احمد: 398/4، رقم: 19066۔ صحیح ابن حبان، رقم: 7249۔ ابن حبان اور شیخ شعیب رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

سوچا کہ ہم عشاء کی نماز بھی آپ کی معیت میں ادا کرلیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے اچھا کیا۔ پھر آپ نے آسمان کی طرف سر اٹھایا، جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول بھی تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر آسمان کی طرف سر اٹھایا کرتے تھے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''یہ ستارے آسمان کے امین (نگران و محافظ) ہیں، جب یہ تارے ختم ہو جائیں گے تو آسمان پر وہ کیفیت طاری ہو جائے گی، جس کا اس کے ساتھ وعدہ کیا گیا ہے، یعنی آسمان پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا۔ میں بھی اپنے صحابہ کے لیے اسی طرح امین ہوں، جب میں دنیا سے چلا جاؤں گا تو میرے صحابہ پر وہ فتنے اور آزمائشیں آجائیں گے جن کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے اور میرے صحابہ بھی میری امت کے لیے امین اور محافظ ہیں، جب میرے صحابہ اس دنیا سے رخصت ہو جائیں گے تو میری امت پر ان فتنوں کا دور شروع ہو جائے گا، جن کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے۔''

حدیث 5

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ رضی اللہ عنہ صَاحِبِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: طُوْبٰى لِمَنْ رَآنِيْ، وَطُوْبٰى لِمَنْ رَأَى مَنْ رَأٰنِيْ، وَلِمَنْ رَاٰى مَنْ رَاٰى مَنْ رَاٰنِيْ وَاٰمَنَ بِيْ.))[1]

''اور حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مبارک ہو جس نے مجھے دیکھا (یعنی صحابی) اور مجھ پر ایمان لایا، اور مبارک ہو اُسے جس نے اس شخص کو دیکھا جس نے مجھے دیکھا ہے (یعنی تابعی) اور ایمان لایا، اور مبارک ہو اُسے جس نے صحابی کو دیکھنے والے (یعنی تبع تابعین) کو دیکھا اور ایمان لایا۔''

[1] سلسلة الاحاديث الصحيحة، رقم الحديث: 1254.

حدیث 6

((وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تَسُبُّوْا أَصْحَابِيْ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَوْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيْفَهُ.)) [1]

''اور سیّدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میرے صحابہ کو سب وشتم نہ کرنا، کیونکہ ان کا مقام تو یہ ہے کہ اگر تم میں سے کوئی آدمی جبل احد کے برابر سونا خرچ کرے، تو وہ ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایک مدیا نصف مد تک بھی نہیں پہنچ سکتا۔''

حدیث 7

((وَعَنْ طَارِقِ بْنِ اَشْيَمَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: بِحَسْبِ أَصْحَابِي الْقَتْلُ.)) [2]

''اور سیّدنا طارق بن اشیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میرے صحابہ کا شہید ہو جانا ہی کافی ہے۔''

حدیث 8

((وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ اَسْقَعَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تَزَالُوْنَ مَا دَامَ فِيْكُمْ مَّنْ رَاٰنِيْ وَصَاحَبَنِيْ، وَاللّٰهِ لَا تَزَالُوْنَ بِخَيْرٍ مَّا دَامَ فِيْكُمْ مَّنْ رَاٰى مَنْ رَاٰنِيْ وَصَاحَبَ مَنْ صَاحَبَنِيْ، وَاللّٰهِ لَا تَزَالُوْنَ بِخَيْرٍ مَا دَامَ فِيْكُمْ مَنْ رَاٰى مَنْ رَاٰنِيْ وَصَاحَبَ

---

[1] صحيح مسلم، رقم: 221/254، مسند احمد: 11/3، رقم: 11079.

[2] مسند احمد: 472/3، رقم: 15876، مصنف ابن ابی شيبة: 92/15۔ شیخ شعیب نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

مَنْ صَاحَبَ مَنْ صَاحَبَنِی .))[1]

''اور حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے مجھے دیکھا اور میری صحبت پائی (یعنی صحابی) جب تک وہ شخص تمہارے درمیان موجود رہے گا تم ہمیشہ خیر پر رہو گے۔ اللہ کی قسم! جس نے میرے صحابی کو دیکھا اور اُس کی صحبت پائی (یعنی تابعی) جب تک وہ تمہارے درمیان موجود رہے گا تم لوگ ہمیشہ خیر پر رہو گے۔ اللہ کی قسم! جس نے تابعی کو دیکھا (یعنی تبع تابعی) اور اُس کی صحبت پائی جب تک وہ تمہارے درمیان موجود رہے گا تم لوگ ہمیشہ خیر پر رہو گے۔''

حدیث 9

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ نَظَرَ فِي قُلُوبِ الْعِبَادِ، فَوَجَدَ قَلْبَ مُحَمَّدٍ ﷺ خَيْرَ قُلُوبِ الْعِبَادِ، فَاصْطَفَاهُ لِنَفْسِهِ، فَابْتَعَثَهُ بِرِسَالَتِهِ، ثُمَّ نَظَرَ فِي قُلُوبِ الْعِبَادِ بَعْدَ قَلْبِ مُحَمَّدٍ، فَوَجَدَ قُلُوبَ أَصْحَابِهِ خَيْرَ قُلُوبِ الْعِبَادِ، فَجَعَلَهُمْ وُزَرَاءَ نَبِيِّهِ يُقَاتِلُونَ عَلٰى دِينِهِ، فَمَا رَأَى الْمُسْلِمُونَ حَسَنًا، فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ حَسَنٌ، وَمَا رَأَوْا سَيِّئًا، فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ سَيِّءٌ .))[2]

''اور سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں پر نظر ڈالی تو اس نے قلب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام انسانوں کے قلوب میں بہتر پایا، اس لیے اس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے لیے منتخب کر لیا اور ان کو رسالت کے ساتھ مبعوث

[1] سلسلة الاحاديث الصحيحة، رقم الحديث : 3283 .

[2] مسند احمد : 379/1، رقم : 3600، معجم كبير للطبرانى ، رقم : 8582۔ شیخ شعیب نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

کیا۔ پھر اس نے اس دل کے انتخاب کے بعد باقی بندوں کے دلوں پر نظر ڈالی اور اصحاب محمد ﷺ کے قلوب کو تمام انسانوں کے قلوب سے بہتر پایا، اس لیے اس نے انہیں اپنے نبی کے وزراء (اور ساتھی) بنا دیا، جو اس کے دین کے لیے قتال کرتے ہیں۔ پس مسلمان جس بات کو بہتر سمجھیں وہ اللہ کے ہاں بھی بہتر ہی ہوتی ہے اور مسلمان جس بات کو برا سمجھیں وہ اللہ کے ہاں بھی بری ہی ہوتی ہے۔''

حدیث 10

((وَعَنْ اَبِی سَعِیدٍ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: یَاْتِی عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ، یَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ، فَیُقَالُ لَهُمْ: فِیكُمْ مَنْ رَاٰی رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ؟ فَیَقُولُونَ: نَعَمْ، فَیُفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ یَغْزُو فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ، فَیُقَالُ لَهُمْ: فِیكُمْ مَنْ رَاٰی مَنْ صَحِبَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ؟ فَیَقُولُونَ: نَعَمْ، فَیُفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ یَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَیُقَالُ لَهُمْ: هَلْ فِیكُمْ مَنْ رَاٰی مَنْ صَحِبَ مَنْ صَحِبَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ؟ فَیَقُولُونَ: نَعَمْ، فَیُفْتَحُ لَهُمْ.)) [1]

''اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا جب ان کے لشکر جہاد کریں گے تو ان سے پوچھا جائے گا کیا تمہارے درمیان کوئی ایسا آدمی ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہو (یعنی صحابی رضی اللہ عنہ)؟ وہ کہیں گے، ہاں، تو اس کی برکت سے فتح ہوگی۔ پھر ایک زمانہ ایسا آئے گا جس میں کئی جماعتیں جہاد کریں گی اور ان سے

[1] صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب فضل صحابة، ثم الذین یلونهم ثم الذین یلونهم، رقم: 6467.

پوچھا جائے گا، کیا تم میں کوئی ایسا آدمی ہے جس نے صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو؟ وہ کہیں گے ہاں۔ چنانچہ اس کی برکت سے مسلمانوں کو فتح نصیب ہوگی۔ پھر ایک زمانہ آئے گا جب جماعتیں جہاد کریں گی تو ان سے پوچھا جائے گا، تمہارے درمیان کوئی ایسا آدمی ہے جس نے تابعی کو دیکھا ہو؟ وہ کہیں گے ہاں۔ چنانچہ اس کی برکت سے انہیں فتح حاصل ہوگی۔''

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے لیے رحمت کی دعا

حدیث 11

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: وُضِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى سَرِيرِهِ، فَتَكَنَّفَهُ النَّاسُ يَدْعُونَ وَيُثْنُونَ وَيُصَلُّونَ عَلَيْهِ، قَبْلَ اَنْ يُّرْفَعَ، وَاَنَا فِيهِمْ، قَالَ: فَلَمْ يَرُعْنِى اِلَّا بِرَجُلٍ قَدْ اَخَذَ بِمَنْكِبِى مِنْ وَرَآئِى، فَالْتَفَتُّ اِلَيْهِ فَاِذَا هُوَ عَلِيٌّ، فَتَرَحَّمَ عَلَى عُمَرَ وَقَالَ: مَا خَلَّفْتَ اَحَدًا اَحَبَّ اِلَيَّ، اَنْ اَلْقَى اللّٰهَ بِمِثْلِ عَمَلِهِ، مِنْكَ، وَايْمُ اللّٰهِ! اِنْ كُنْتُ لَاَظُنُّ اَنْ يَّجْعَلَكَ اللّٰهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ، وَذَاكَ اَنِّى كُنْتُ اُكَثِّرُ اَسْمَعُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: جِئْتُ اَنَا وَاَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَدَخَلْتُ اَنَا وَاَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ، وَخَرَجْتُ اَنَا وَاَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، فَاِنْ كُنْتُ لَاَرْجُو، اَوْ لَاَظُنُّ، اَنْ يَّجْعَلَكَ اللّٰهُ مَعَهُمَا.)) [1]

''اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

[1] صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، رقم: 6187.

(کے جسد خاکی) کو چارپائی پر رکھا گیا تو (جنازہ) اٹھانے سے پہلے لوگوں نے چاروں طرف سے ان کو گھر لیا، وہ دعائیں کر رہے تھے، تعریف کر رہے تھے، دعائے رحمت کر رہے تھے، میں بھی ان میں شامل تھا تو مجھے اچانک کسی ایسے شخص نے چونکا دیا جس نے پیچھے سے (آکر) میرا کندھا تھاما۔ میں نے مڑ کر دیکھا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے، انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے رحمت کی دعا کی اور کہا: آپ نے کوئی ایسا آدمی پیچھے نہ چھوڑا جو آپ سے بڑھ کر اس بات میں مجھے محبوب ہو کہ میں اللہ سے اس کے جیسے عملوں کے ساتھ ملوں۔ اللہ کی قسم! مجھے ہمیشہ سے یہ یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ رکھے گا۔ اس کا سبب یہ ہے کہ میں اکثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کرتا تھا، آپ فرمایا کرتے تھے: میں، ابوبکر اور عمر آئے۔ میں، ابوبکر اور عمر اندر گئے، میں، ابوبکر، اور عمر باہر نکلے۔ مجھے امید تھی، بلکہ مجھے ہمیشہ سے یقین رہا کہ اللہ آپ کو ان دونوں کے ساتھ رکھے گا۔''

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا دین

حدیث 12

((وَعَنْ أَبِی سَعِیدِ الْخُدْرِیَّ یَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: بَیْنَا اَنَا نَـآئِمٌ رَاَیْتُ النَّاسَ یُعْرَضُونَ وَعَلَیْهِمْ قُمُصٌ، مِنْهَا مَا یَبْلُغُ الثُّدِیَّ، وَمِنْهَا مَا یَبْلُغُ دُونَ ذٰلِكَ، وَمَرَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَیْهِ قَمِیصٌ یَجُرُّهُ قَالُوا: مَاذَا اَوَّلْتَ ذٰلِكَ؟ یَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: الدِّینَ.)) [1]

---

[1] صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، رقم: 6189.

"اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں سویا ہوا تھا: میں نے دیکھا کہ لوگ میرے سامنے لائے جا رہے ہیں، انہوں نے قمیصیں پہنی ہوئی ہیں، کسی کی قمیص چھاتی تک پہنچتی ہے، کسی کی اس سے نیچے تک پہنچتی ہے اور عمر بن خطاب گزرے تو ان پر جو قمیص ہے وہ اسے گھسیٹ رہے ہیں۔ لوگوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ نے اس کی کیا تعبیر فرمائی ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دین"۔

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا علم

حدیث 13

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: بَيْنَا اَنَا نَآئِمٌ اِذْ رَاَيْتُ قَدَحًا اُتِيتُ بِهٖ، فِيهِ لَبَنٌ، فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتّٰى اِنِّي لَاَرٰى الرِّيَّ يَجْرِي فِي اَظْفَارِي، ثُمَّ اَعْطَيْتُ فَضْلِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ. قَالُوا فَمَا اَوَّلْتَ ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: الْعِلْمَ.)) [1]

"اور حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں سویا ہوا تھا کہ میں نے ایک پیالہ دیکھا جو میرے پاس لایا گیا۔ اس میں دودھ تھا۔ میں نے اس میں سے پیا یہاں تک کہ مجھے محسوس ہوا کہ سیرابی میرے ناخنوں سے نکل رہی ہے۔ پھر اپنا بچا ہوا دودھ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو دے دیا۔ (حاضرین نے) کہا: اللہ کے رسول! آپ نے اس کی کیا تعبیر فرمائی؟ آپ نے ارشاد فرمایا: علم"۔

[1] صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، رقم: 6190.

حدیث 14

((وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَـالَ: بَیْنَا اَنَا نَآئِمٌ اُرِیـتُ اَنِّـی اَنْزِعُ عَلَی حَوْضِی اَسْقِی النَّاسَ ، فَجَآئَنِی اَبُو بَكْرٍ فَـاَخَـذَ الـدَّلْـوَ مِـنْ یَـدِی لِیُرَوِّحَنِی ، فَنَزَعَ دَلْوَیْنِ ، وَفِی نَزْعِهٖ ضَعْفٌ ، وَاللّٰهُ یَغْفِرُ لَهٗ ، فَجَآءَ ابْنُ الْخَطَّابِ فَاَخَذَ مِنْهُ ، فَلَمْ اَرَ نَـزْعَ رَجُلٍ قَطُّ اَقْوٰی مِنْهُ ، حَتّٰی تَوَلَّی النَّاسُ ، وَالْحَوْضُ مَلْآنُ یَتَفَجَّرُ .))[1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں سویا ہوا تھا تو مجھے خواب میں دیکھایا گیا کہ میں اپنے حوض سے پانی نکال کر لوگوں کو پلا رہا ہوں، پھر ابو بکر آئے اور انہوں نے مجھے آرام پہنچانے کے لیے میرے ہاتھ سے ڈول لے لیا، انہوں نے دو ڈول پانی نکالا، ان کے پانی نکالنے میں کچھ کمزوری تھی، اللہ ان کی مغفرت کرے! پھر ابن خطاب آئے تو انہوں نے ان سے ڈول لے لیا، میں نے کسی شخص کو ان سے زیادہ قوت کے ساتھ ڈول کھینچتے نہیں دیکھا، یہاں تک کہ لوگ (سیراب ہو کر) چلے گئے اور حوض پوری طرح بھرا ہوا تھا (اس میں سے) پانی اُمڈ رہا تھا۔''

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا جنت میں محل

حدیث 15

((وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَرَاَیْتُ فِیهَا دَارًا

[1] صحیح مسلم ، کتاب فضائل الصحابة ، رقم :6195 .

اَوْ قَصْرًا، فَقُلْتُ: لِمَنْ هٰذَا؟ فَقَالُوا: لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَأَرَدْتُ اَنْ اَدْخُلَ، فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ، فَبَكٰى عُمَرُ وَقَالَ: اَيْ رَسُولَ اللّٰهِ! اَوَ عَلَيْكَ يُغَارُ ؟)) [1]

اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے وہاں ایک گھر یا محل دیکھا، میں نے پوچھا: یہ کس کا ہے؟ فرشتوں نے کہا: یہ عمر بن خطاب کا (محل) ہے، میں نے اس میں داخل ہونے کا ارادہ کیا، پھر مجھے تمہاری غیرت یاد آ گئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رونے لگے اور عرض کی: اللہ کے رسول! کیا آپ سے غیرت کی جاتی ہے!''

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر شیطان راستہ بدل لیتا

حدیث 16

((وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ: اسْتَأْذَنَ عُمَرُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، وَعِنْدَهُ نِسَاءٌ مِّنْ قُرَيْشٍ يُكَلِّمْنَهُ وَيَسْتَكْثِرْنَهُ، عَالِيَةً اَصْوَاتُهُنَّ، فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ قُمْنَ يَبْتَدِرْنَ الْحِجَابَ، فَاَذِنَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَضْحَكُ، فَقَالَ عُمَرُ: اَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ، يَارَسُولَ اللّٰهِ! فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلَاءِ اللَّاتِي كُنَّ عِنْدِي فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ. قَالَ عُمَرُ: فَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! اَحَقُّ اَنْ يَّهَبْنَ، ثُمَّ قَالَ عُمَرُ: اَيْ عَدُوَّاتِ اَنْفُسِهِنَّ اَتَهَبْنَنِي وَلَا تَهَبْنَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ؟ قُلْنَ: نَعَمْ، اَنْتَ اَغْلَظُ وَاَفَظُّ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: وَالَّذِي

[1] صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، رقم: 6198.

نَفْسِی بِیَدِہٖ مَا لَقِیَکَ الشَّیْطَانُ قَطُّ سَالِکًا فَجًّا اِلَّا سَلَکَ فَجًّا غَیْرَ فَجِّکَ .)) [1]

''اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضری کی اجازت طلب کی، اس وقت قریش کی کچھ خواتین آپ کے پاس (بیٹھی) آپ سے گفتگو کر رہی تھی بہت بول رہی تھیں، ان کی آوازیں بھی اونچی تھیں، جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت مانگی تو وہ کھڑی ہو کر جلدی سے پردے میں جانے لگیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اجازت دی، آپ اس وقت ہنس رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ آپ کے دندان مبارک کو مسکراتا رکھے! اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں ان عورتوں پر حیران ہوں جو میرے پاس بیٹھی ہوئی تھیں۔ تمہاری آواز سنی تو فوراً پردے میں چلی گئیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ کا زیادہ حق ہے کہ یہ آپ سے ڈریں، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے: اپنی جان کی دشمنو! مجھ سے ڈرتی ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ڈرتی ہو؟ ان عورتوں نے کہا؛ ہاں، تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت سخت اور درشت مزاج ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جب کبھی شیطان تمہیں کسی راستے میں چلتے ہوئے ملتا ہے تو تمہارا راشتہ چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کر لیتا ہے۔''

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ میں پہلی امتوں والی خصوصیت

حدیث 17

((وَعَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّـهٗ كَانَ: يَقُوْلُ قَدْ كَانَ يَكُوْنُ فِی

[1] صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، رقم :6202.

الْاُمَمِ قَبْلَكُمْ مُحَدَّثُونَ فَإِنْ يَكُنْ فِي أُمَّتِي مِنْهُمْ اَحَدٌ فَإِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مِنْهُمْ .)) ❶

''اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم سے پہلے امتوں میں ایسے لوگ تھے جن سے بات کی جاتی تھیں، اگر ان میں سے کوئی میری امت میں ہے تو عمر بن خطاب انہی میں سے ہے۔''

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی اللہ کے فرامین میں موافقت

حدیث 18

((وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: وَافَقْتُ رَبِّي فِي ثَلَاثٍ: فِي مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ ، وَفِي الْحِجَابِ ، وَفِي أُسَارٰى بَدْرٍ .)) ❷

''اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے تین باتوں میں اپنے رب کی موافقت کی، مقام ابراہیم (کو نماز کی جگہ بنانے) میں، حجاب میں اور بدر کے قیدیوں میں، (کہ ان کو قتل کر دیا جائے)۔''

اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر ہوتا

حدیث 19

((وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَوْ كَانَ مِنْ بَعْدِي نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ .)) ❸

❶ صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، رقم :6204.
❷ صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، رقم :6206.
❸ مسند احمد، رقم :17540.

’’اور حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے: اگر میرے بعد کوئی نبی آنا ہوتا تو وہ عمر بن خطاب ہوتے۔‘‘

اے اللہ! عمر کے ذریعہ اسلام کو مضبوط کر

حدیث 20

((وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: اَللّٰهُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِاَحَبِّ هٰذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ اِلَيْكَ بِاَبِيْ جَهْلٍ اَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، فَكَانَ اَحَبُّهُمَا اِلَى اللّٰهِ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ .))[1]

’’اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یا اللہ! ابو جہل اور عمر بن خطاب میں سے جو آدمی تجھے زیادہ محبوب ہے، اس کے ذریعے اسلام کو عزت عطا فرما۔ اللہ تعالیٰ کو ان میں زیادہ محبوب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تھے۔‘‘

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نیکی

حدیث 21

((وَعَنْ اَبِيْ نَوْفَلٍ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: إِذَا ذُكِرَ الصَّالِحُوْنَ فَحَيَّهَلًا بِعُمَرَ .))[2]

اور ابو نوفل سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: جب صالحین کا تذکرہ کیا جائے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی یاد کیے جانے کے اہل ہیں۔‘‘

[1] مسند احمد، رقم: 5696.
[2] مسند احمد، رقم: 25667.

حق عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر نازل ہوا

حدیث 22

((وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ، عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ، أَنَّهُ مَرَّ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ: نِعْمَ الْفَتٰى غُضَيْفٌ، فَلَقِيَهُ أَبُو ذَرٍّ فَقَالَ: أَيْ أُخَيَّ اسْتَغْفِرْ لِي، قَالَ: أَنْتَ صَاحِبُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، وَأَنْتَ أَحَقُّ أَنْ تَسْتَغْفِرَ لِي، فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ: نِعْمَ الْفَتٰى غُضَيْفٌ، وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ ضَرَبَ بِالْحَقِّ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهِ۔ قَالَ عَفَّانُ: عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ يَقُولُ بِهِ .))[1]

''اور غضیف بن حارث سے روایت ہے کہ وہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے قریب سے گزرے، انھوں نے کہا، غضیف! اچھا آدمی ہے، پھر غصیف کی سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تو سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: میرے بھائی! آپ میرے لیے مغفرت کی دعا کریں۔ غضیف نے کہا: آپ رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں، آپ اس بات کے زیادہ حقدار ہیں کہ آپ میرے حق میں دعا کریں، انھوں نے کہا: میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو سنا ہے وہ کہہ رہے تھے کہ غضیف اچھا آدمی ہے، جبکہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے عمر رضی اللہ عنہ کی دل وزبان پر حق کو جاری کر دیا ہے۔''

---

[1] مسند احمد، رقم: 21620.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کی

حدیث 23

((وَعَنْ أَبِی وَائِلٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: فَضَلَ النَّاسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ بِأَرْبَعٍ، بِذِكْرِ الْأَسْرٰى يَوْمَ بَدْرٍ أَمَرَ بِقَتْلِهِمْ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿لَوْلَا كِتَابٌ مِنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾ وَبِذِكْرِهِ الْحِجَابَ أَمَرَ نِسَاءَ النَّبِيِّ ﷺ أَنْ يَحْتَجِبْنَ، فَقَالَتْ لَهُ زَيْنَبُ: وَإِنَّكَ عَلَيْنَا يَا ابْنَ الْخَطَّابِ، وَالْوَحْيُ يَنْزِلُ فِی بُيُوتِنَا، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ﴾ وَبِدَعْوَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ: اَللّٰهُمَّ أَيِّدِ الْإِسْلَامَ بِعُمَرَ۔ وَبِرَأْيِهِ فِی أَبِی بَكْرٍ كَانَ أَوَّلَ النَّاسِ بَايَعَهُ.))[1]

''اور سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ چار امور میں لوگوں پر فضیلت لے گئے، انہوں نے بدر کے قیدیوں کو قتل کرنے کا مشورہ دیا تھا، اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما دی: ﴿لَوْلَا كِتَابٌ مِنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾ ...... ''اگر اللہ کا فیصلہ نہ ہوتا تو تم نے جو کچھ ان قیدیوں سے بطور فدیہ لیا، اس کے سبب تم پر بہت سخت عذاب آتا۔'' سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ازواج مطہرات کے بارے میں کہا کہ انہیں پردہ کرنا چاہیے، سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا: اے ابن خطاب! تم تو ہم پر مسلط ہو گئے ہو، حالانکہ وحی تو ہمارے گھروں میں نازل ہوتی ہے، لیکن اللہ تعالیٰ

[1] مسند احمد، رقم: 4362.

نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی موافقت میں پردے سے متعلقہ یہ آیت نازل فرما دی:
﴿وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِن وَرَاءِ حِجَابٍ﴾......''اور اے ایمان والو! تم جب ان امہات المومنین سے کوئی چیز مانگو تو پردے کی اوٹ سے مانگا کرو۔'' سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو دوسرے لوگوں پر اس لحاظ سے بھی فضیلت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے حق میں یہ دعا کی تھی: ''اے اللہ! عمر کے ذریعے اسلام کو غلبہ عطا فرما۔'' نیز سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہی نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنائے جانے کی رائے دی تھی اور انہوں نے ہی سب سے پہلے ان کی بیعت کی تھی۔''

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی ہیبت

حدیث 24

((وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَدْخُلُ بَيْتِي الَّذِي دُفِنَ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَبِي، فَأَضَعُ ثَوْبِي، فَأَقُولُ: إِنَّمَا هُوَ زَوْجِي وَأَبِي، فَلَمَّا دُفِنَ عُمَرُ مَعَهُمْ فَوَاللّٰهِ! مَا دَخَلْتُ إِلَّا وَأَنَا مَشْدُودَةٌ عَلَيَّ ثِيَابِي، حَيَاءً مِنْ عُمَرَ.))[1]

''اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں: میں اس گھر میں داخل ہوتی رہتی تھی، جس میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور میرے والد مدفون تھے، میں وہاں کپڑا بھی اتار لیتی تھی اور کہتی تھی کہ ایک میرا شوہر ہیں اور ایک میرے والد، لیکن اللہ کی قسم! جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ دفن کیے گئے تو میں ان سے حیا کرتے ہوئے اپنے اوپر کپڑے لپیٹ کر داخل ہوتی تھی۔''

---

[1] مسند احمد، رقم: 26179.

حدیث 25

((وَعَنْ بُرَيْدَةَ الْاَسْلَمِيِّ ، أَنَّ أَمَةً سَوْدَاءَ أَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، وَقَدْ رَجَعَ مِنْ بَعْضِ مَغَازِيهِ ، فَقَالَتْ: إِنِّي كُنْتُ نَذَرْتُ إِنْ رَدَّكَ اللّٰهُ صَالِحًا ، أَنْ أَضْرِبَ عِنْدَكَ بِالدُّفِّ ، قَالَ: إِنْ كُنْتِ فَعَلْتِ فَافْعَلِي ، وَإِنْ كُنْتِ لَمْ تَفْعَلِي فَلَا تَفْعَلِي۔ فَضَرَبَتْ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ ، وَدَخَلَ غَيْرُهُ وَهِيَ تَضْرِبُ ، ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ ، قَالَ: فَجَعَلَتْ دُفَّهَا خَلْفَهَا ، وَهِيَ مُقَنَّعَةٌ ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَفْرَقُ مِنْكَ يَا عُمَرُ ، أَنَا جَالِسٌ هَاهُنَا ، وَدَخَلَ هٰؤُلَاءِ ، فَلَمَّا أَنْ دَخَلْتَ ، فَعَلَتْ مَا فَعَلَتْ .))[1]

''اور سیدنا بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بار اللہ کے رسول ﷺ کسی غزوہ سے واپس تشریف لائے تو ایک سیاہ فام لونڈی آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے کہا: میں نے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ آپ کو صحیح سالم واپس لائے تو میں آپ کے پاس دف بجاؤں گی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم نے یہ نذر مانی ہے تو اسے پورا کر لو اور اگر تم نے یہ منت نہیں مانی تھی تو اس کام کو رہنے دو۔ پس وہ دف بجانے لگ گئی، اسی دوران سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے، وہ دف بجاتی رہی، کچھ دوسرے حضرات بھی آئے، وہ مسلسل دف بجاتی رہی۔ لیکن بعد میں جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ آئے تو اس نے دف کو اپنے پیچھے کر لیا اور خود بھی چھپنے لگی۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عمر! بے شک تجھ سے تو شیطان بھی ڈرتا ہے، میں یہاں بیٹھا ہوں اور یہ لوگ بھی آئے ہیں، یہ لونڈی

[1] مسند احمد، رقم: 23377- شیخ حمزہ زین نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

دف بجانے میں مگن رہی، لیکن جب تم آئے تو اس نے یہ کاروائی کی ہے۔‘‘

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے بعض فتووں اور فیصلوں کا بیان

حدیث 26

((وَعَنِ الْحَارِثِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْكِنْدِيِّ، أَنَّهُ رَكِبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ يَسْأَلُهُ عَنْ ثَلَاثِ خِلَالٍ، قَالَ: فَقَدِمَ الْمَدِينَةَ فَسَأَلَهُ عُمَرُ رضی اللہ عنہ مَا أَقْدَمَكَ؟ قَالَ: لِأَسْأَلَكَ عَنْ ثَلَاثِ خِلَالٍ، قَالَ: وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: رُبَّمَا كُنْتُ أَنَا وَالْمَرْأَةُ فِي بِنَاءٍ ضَيِّقٍ، فَتَحْضُرُ الصَّلَاةُ، فَإِنْ صَلَّيْتُ أَنَا وَهِيَ كَانَتْ بِحِذَائِي، وَإِنْ صَلَّتْ خَلْفِي خَرَجَتْ مِنَ الْبِنَاءِ، فَقَالَ عُمَرُ: تَسْتُرُ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بِثَوْبٍ، ثُمَّ تُصَلِّي بِحِذَائِكَ إِنْ شِئْتَ، وَعَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ، فَقَالَ: نَهَانِي عَنْهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: وَعَنِ الْقَصَصِ فَإِنَّهُمْ أَرَادُونِي عَلَى الْقَصَصِ، فَقَالَ: مَا شِئْتَ كَأَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَمْنَعَهُ، قَالَ: إِنَّمَا أَرَدْتُ أَنْ أَنْتَهِيَ إِلَى قَوْلِكَ، قَالَ: أَخْشَى عَلَيْكَ أَنْ تَقُصَّ، فَتَرْتَفِعَ عَلَيْهِمْ فِي نَفْسِكَ، ثُمَّ تَقُصَّ فَتَرْتَفِعَ حَتَّى يُخَيَّلَ إِلَيْكَ أَنَّكَ فَوْقَهُمْ بِمَنْزِلَةِ الثُّرَيَّا، فَيَضَعَكَ اللّٰهُ تَحْتَ أَقْدَامِهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقَدْرِ ذٰلِكَ.)) [1]

’’اور حارث بن معاویہ کندی سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں تین باتیں دریافت کرنے کے لیے سوار ہو کر سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی طرف گیا، جب میں مدینہ منورہ پہنچا تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: تم کیوں آئے ہو؟ میں نے

[1] مسند احمد، رقم: 111۔ احمد شاکر نے اسے ’’صحیح‘‘ کہا ہے۔

بتلایا کہ آپ سے تین امور کے بارے میں دریافت کرنا چاہتا ہوں، انہوں نے کہا: وہ کون سے امور ہیں؟ میں نے کہا: بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ میں اور میری اہلیہ کسی تنگ مکان میں ہوتے ہیں، اتنے میں نماز کا وقت ہو جاتا ہے، لیکن اگر میں نماز پڑھوں تو وہ میرے سامنے آ جاتی ہے اور اگر وہ میرے پیچھے نماز ادا کرے تو مکان سے باہر نکل جاتی ہے، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم اپنے اور اس کے درمیان کپڑا لٹکا لیا کرو، پھر وہ تمہارے سامنے نماز پڑھتی رہے، اگر چاہے تو۔ پھر میں نے ان سے عصر کے بعد دو رکعتیں ادا کرنے کے بارے میں پوچھا، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ان دو رکعتوں سے منع فرمایا تھا، پھر میں نے کہا: تیسری بات یہ ہے کہ میں آپ سے وعظ و تقریر کے بارے میں پوچھنا چاہتا ہوں، لوگ چاہتے ہیں کہ میں ان کے سامنے وعظ و تقریر کیا کروں، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: جو تم چاہتے ہو، کر لو۔ بس یوں لگا کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو اس کام سے روکنے کو ناپسند کیا۔ اس آدمی نے کہا: میں آپ کی رائے جاننا چاہتا ہوں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے ڈر ہے کہ تم ان کے سامنے وعظ و تقریر کرو گے اور تم دلی طور پر اپنے آپ کو دوسروں سے اعلی اور برتر سمجھنے لگو، تم پھر وعظ و تقریر کرو گے اور تم اپنے آپ کو ان کے مقابلہ میں یوں سمجھنے لگو گے کہ گویا تم ثریا ستارے کی طرح اعلی و افضل ہو، لیکن تم اپنے آپ کو ان سے جس قدر برتر سمجھو گے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسی قدر تمہیں ان کے قدموں کے نیچے ڈالے گا۔"

حدیث 27

((وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ بَجَالَةَ يَقُوْلُ: كُنْتُ كَاتِبًا لِجَزْءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَمِّ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ فَأَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ قَبْلَ

مَوْتِهِ بِسَنَةٍ: أَن اقْتُلُوْا كُلَّ سَاحِرٍ ، وَرُبَمَا قَالَ سُفْيَانُ: وَسَاحِرَةٍ، وَفَرِّقُوْا بَيْنَ كُلِّ ذِيْ مَحْرَمٍ مِنَ الْمَجُوْسِ وَانْهَوْهُمْ عَنِ الزَّمْزَمَةِ ، فَقَتَلْنَا ثَلَاثَةَ سَوَاحِرَ ، وَجَعَلْنَا نُفَرِّقُ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ حَرِيْمَتِهِ فِي كِتَابِ اللّٰهِ ، وَصَنَعَ جَزْءٌ طَعَامًا كَثِيْرًا وَعَرَضَ السَّيْفَ عَلٰى فَخِذِهِ وَدَعَا الْمَجُوْسَ فَأَلْقَوْا وِقْرَ بَغْلٍ أَوْ بَغْلَيْنِ مِنْ وَرِقٍ فَأَكَلُوْا مِنْ غَيْرِ زَمْزَمَةٍ وَلَمْ يَكُنْ عُمَرُ أَخَذَ ، وَرُبَمَا قَالَ سُفْيَانُ: قَبِلَ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوْسِ حَتّٰى شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَخَذَهَا مِنْ مَجُوْسِ هَجَرَ .)) [1]

''اور بجالہ کہتے ہیں: میں جزء بن معاویہ کا کاتب تھا، وہ احنف بن قیس کے چچا تھے، ہمارے پاس سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا خط آیا، یہ ان کی وفات سے ایک سال پہلے کی بات ہے، اس میں یہ بات تحریر کی گئی تھی کہ ہر جادوگر اور جادوگرنی کو قتل کر دو اور مجوسیوں میں ہر محرم کے درمیان تفریق ڈال دو اور انہیں زمزمہ سے روک دو، اس حکم کے بعد ہم نے تین جادوگر قتل کئے اور کتاب اللہ کے مطابق حرام رشتوں میں علیحدگی پیدا کر دی، جزء نے بہت سارا کھانا تیار کروایا اور مجوسیوں کو دعوت دی اور تلوار اپنی ران پر رکھ لی، انہوں نے زمزمہ کے بغیر کھانا کھایا اور انہوں نے ایک خچر یا دو خچر کے بوجھ اٹھانے کے برابر چاندی بھی بطور جزیہ دی، مگر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے یہ جزیہ ان سے نہ لیا، کبھی سفیان راوی اس طرح بیان کرتے: سیدنا عمر رضی اللہ عنہ مجوسیوں سے جزیہ لینے کے حق میں نہ تھے، حتیٰ کہ سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے شہادت دی کہ نبی کریم ﷺ نے ہجر کے علاقہ کے مجوسیوں

[1] مسند احمد، رقم: 1657۔ احمد شاکر نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

سے جزیہ لیا تھا، تب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے مجوسیوں سے جزیہ قبول کرنا شروع کیا۔''

حدیث 28

((وَعَنْ سِمَاكٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ عِيَاضًا الْأَشْعَرِيَّ ، قَالَ: شَهِدْتُ الْيَرْمُوكَ ، وَعَلَيْنَا خَمْسَةُ أُمَرَاءَ ، أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَيَزِيدُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ وَابْنُ حَسَنَةَ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَعِيَاضٌ ، وَلَيْسَ عِيَاضٌ هٰذَا بِالَّذِي حَدَّثَ سِمَاكًا ، قَالَ: وَقَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ: إِذَا كَانَ قِتَالٌ فَعَلَيْكُمْ أَبُو عُبَيْدَةَ ، قَالَ: فَكَتَبْنَا إِلَيْهِ أَنَّهُ قَدْ جَاشَ إِلَيْنَا الْمَوْتُ وَاسْتَمْدَدْنَاهُ ، فَكَتَبَ إِلَيْنَا إِنَّهُ قَدْ جَاءَنِي كِتَابُكُمْ تَسْتَمِدُّونِي ، وَإِنِّي أَدُلُّكُمْ عَلٰى مَنْ هُوَ أَعَزُّ نَصْرًا وَأَحْضَرُ جُنْدًا ، اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَاسْتَنْصِرُوهُ ، فَإِنَّ مُحَمَّدًا ﷺ قَدْ نُصِرَ يَوْمَ بَدْرٍ فِي أَقَلَّ مِنْ عِدَّتِكُمْ ، فَإِذَا أَتَاكُمْ كِتَابِي هٰذَا فَقَاتِلُوهُمْ ، وَلَا تُرَاجِعُونِي ، قَالَ: فَقَاتَلْنَاهُمْ ، فَهَزَمْنَاهُمْ ، وَقَتَلْنَاهُمْ أَرْبَعَ فَرَاسِخَ ، قَالَ: وَأَصَبْنَا أَمْوَالًا فَتَشَاوَرُوا ، فَأَشَارَ عَلَيْنَا عِيَاضٌ ، أَنْ نُعْطِيَ عَنْ كُلِّ رَأْسٍ عَشْرَةً ، قَالَ: وَقَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ: مَنْ يُرَاهِنِّي؟ فَقَالَ شَابٌّ: أَنَا إِنْ لَمْ تَغْضَبْ ، قَالَ: فَسَبَقَهُ فَرَأَيْتُ عَقِيصَتَيْ أَبِي عُبَيْدَةَ تَنْقُزَانِ ، وَهُوَ خَلْفَهُ عَلٰى فَرَسٍ عَرَبِيٍّ .)) [1]

''اور عیاض اشعری سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں یرموک کے معرکہ میں شامل تھا، پانچ افراد ہمارے اوپر امیر مقرر تھے، سیدنا ابوعبیدہ بن جراح، سیدنا یزید بن ابی سفیان، سیدنا ابن حسنہ، سیدنا خالد بن ولید اور سیدنا عیاض رضی اللہ عنہم اس

---

[1] مسند احمد، رقم: 344۔ احمد شاکر نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

جگہ عیاض سے مراد وہ عیاض نہیں جس سے سماک حدیث بیان کرتے ہیں بلکہ یہ کوئی اور شخص ہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے یہ ہدایت دی تھی کہ جب لڑائی شروع ہو تو ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ تمہارے امیر ہوں گے، ہم نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ موت ہمیں نگلنے کے لیے تیار ہے، پھر ہم نے ان سے مزید کمک کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے جواباً لکھا کہ مجھے تمہارا خط ملا ہے، تم لوگوں نے مجھ سے مزید کمک طلب کی ہے، میں بہت بڑی طاقت اور تعداد کی طرف تمہاری رہنمائی کرتا ہوں، تم اللہ تعالیٰ سے نصرت مانگو، بدر کے دن تمہاری بہ نسبت تعداد بہت کم تھی، لیکن پھر بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کی گئی تھی، میرا یہ خط جب تمہارے پاس پہنچے تو تم دشمن سے لڑائی شروع کر دینا اور مجھ سے مدد طلب نہ کرنا۔ عیاض کہتے ہیں: جب ہماری دشمن سے لڑائی ہوئی تو ہم نے ان کو شکست دے دی اور ہم نے بارہ میل تک انہیں قتل کیا اور ہمیں بہت سارا مالِ غنیمت حاصل ہوا، جب لوگوں نے آپس میں مشاورت کی تو عیاض نے ہمیں مشورہ دیا کہ ہم ہر سر کی طرف سے دس دیں۔ سیدنا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تم میں سے کون ہے جو گھڑ دوڑ میں مجھ سے بازی لگائے گا؟ ایک نوجوان نے کہا: اگر آپ ناراض نہ ہوں تو میں حاضر ہوں، چنانچہ وہ آگے آیا، میں نے سیدنا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کی دونوں لٹوں کو دیکھا کہ وہ ہوا میں لہرا رہی تھیں، وہ نوجوان ان کے پیچھے اور ایک عربی گھوڑے پر سوار تھا یعنی وہ نوجوان ابوعبیدہ کے مقابلہ میں پیچھے رہ گیا۔"

حدیث 29

((وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ خَطَبَ النَّاسَ بِالْجَابِيَةِ، فَقَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِثْلَ مَقَامِي فِيكُمْ،

فَقَالَ: اسْتَوْصُوا بِأَصْحَابِي خَيْرًا ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ، ثُمَّ يَفْشُو الْكَذِبُ حَتّٰى إِنَّ الرَّجُلَ لَيَبْتَدِئُ بِالشَّهَادَةِ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَهَا ، فَمَنْ أَرَادَ مِنْكُمْ بَحْبَحَةَ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْوَاحِدِ ، وَهُوَ مِنَ الْاِثْنَيْنِ أَبْعَدُ ، لَا يَخْلُوَنَّ أَحَدُكُمْ بِامْرَأَةٍ ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ ثَالِثُهُمَا ، وَمَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَاءَتْهُ سَيِّئَتُهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ .)) [1]

''اور سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے جابیہ کے مقام پر خطاب کیا اور اس میں کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان اسی طرح کھڑے ہوئے تھے، جیسے میں تمہارے درمیان کھڑا ہوں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں اپنے صحابہ سے اچھا سلوک کرنے کی تاکید کرتا ہوں، اور ان کے بعد آنے والے لوگوں اور پھر اُن لوگوں کے بعد آنے والوں کے ساتھ بھی حسن سلوک کرنے کی تمہیں وصیت کرتا ہوں، ان زمانوں کے بعد جھوٹ عام ہو جائے گا، یہاں تک کہ آدمی گواہی کا مطالبہ کیے جانے سے پہلے گواہی دینا شروع کر دے گا، پس تم میں سے جو آدمی جنت کے وسط میں مقام بنانا چاہے، وہ جماعت کے ساتھ مل کر رہے، کیونکہ اکیلے آدمی کے ساتھ شیطان ہوتا ہے اور اگر دو آدمی اکٹھے ہوں تو وہ ان سے زیادہ دور رہتا ہے اور تم میں سے کوئی آدمی کسی عورت کے ساتھ علیحدہ نہ ہو، کیونکہ ان میں تیسرا شیطان ہوگا، نیز جب کسی آدمی کو اس کی نیکی اچھی لگے اور برائی بری لگے تو وہ مؤمن ہوگا۔''

حدیث 30

((وَعَنْ مَعْبَدِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمُرِيِّ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ

[1] مسند احمد، رقم: 114.

الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَامَ عَلَى الْمِنبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ ذَكَرَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، وَذَكَرَ أَبَا بَكْرٍ رضی اللہ عنہ، ثُمَّ قَالَ: رَأَيْتُ رُؤْيَا، لَا أُرَاهَا إِلَّا لِحُضُورِ أَجَلِي، رَأَيْتُ كَأَنَّ دِيكًا نَقَرَنِي نَقْرَتَيْنِ، قَالَ: وَذَكَرَ لِي أَنَّهُ دِيكٌ أَحْمَرُ، فَقَصَصْتُهَا عَلَى أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ، امْرَأَةِ أَبِي بَكْرٍ رضی اللہ عنہما، فَقَالَتْ: يَقْتُلُكَ رَجُلٌ مِنَ الْعَجَمِ، قَالَ: وَإِنَّ النَّاسَ يَأْمُرُونَنِي أَنْ أَسْتَخْلِفَ، وَإِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُنْ لِيُضَيِّعَ دِينَهُ وَخِلَافَتَهُ الَّتِي بَعَثَ بِهَا نَبِيَّهُ ﷺ، وَإِنْ يَعْجَلْ بِي أَمْرٌ فَإِنَّ الشُّورٰى فِي هٰؤُلَاءِ السِّتَّةِ الَّذِينَ مَاتَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ، فَمَنْ بَايَعْتُمْ مِنْهُمْ فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا، وَإِنِّي أَعْلَمُ أَنَّ أُنَاسًا سَيَطْعَنُونَ فِي هٰذَا الْأَمْرِ، أَنَا قَاتَلْتُهُمْ بِيَدِي هٰذِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ، أُولٰئِكَ أَعْدَاءُ اللّٰهِ الْكُفَّارُ الضُّلَّالُ، وَايْمُ اللّٰهِ! مَا أَتْرُكُ فِيمَا عَهِدَ إِلَيَّ رَبِّي فَاسْتَخْلَفَنِي شَيْئًا أَهَمَّ إِلَيَّ مِنَ الْكَلَالَةِ، وَايْمُ اللّٰهِ! مَا أَغْلَظَ لِي نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ فِي شَيْءٍ مُنْذُ صَحِبْتُهُ أَشَدَّ مَا أَغْلَظَ لِي فِي شَأْنِ الْكَلَالَةِ حَتّٰى طَعَنَ بِإِصْبَعِهِ فِي صَدْرِي، وَقَالَ: تَكْفِيكَ آيَةُ الصَّيْفِ الَّتِي نَزَلَتْ فِي آخِرِ سُورَةِ النِّسَاءِ، وَإِنِّي إِنْ أَعِشْ فَسَأَقْضِي فِيهَا بِقَضَاءٍ يَعْلَمُهُ مَنْ يَقْرَأُ وَمَنْ لَا يَقْرَأُ، وَإِنِّي أُشْهِدُ اللّٰهَ عَلَى أُمَرَاءِ الْأَمْصَارِ، إِنِّي إِنَّمَا بَعَثْتُهُمْ لِيُعَلِّمُوا النَّاسَ دِينَهُمْ وَيُبَيِّنُوا لَهُمْ سُنَّةَ نَبِيِّهِمْ ﷺ، وَيَرْفَعُوا إِلَيَّ مَا عُمِّيَ عَلَيْهِمْ، ثُمَّ إِنَّكُمْ أَيُّهَا النَّاسُ! تَأْكُلُونَ مِنْ شَجَرَتَيْنِ لَا أُرَاهُمَا إِلَّا خَبِيثَتَيْنِ هٰذَا الثُّومُ وَالْبَصَلُ، وَايْمُ اللّٰهِ! لَقَدْ كُنْتُ أَرٰى نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ يَجِدُ

رِيحَهُمَا مِنَ الرَّجُلِ فَيَأْمُرُ بِهِ فَيُؤْخَذُ بِيَدِهِ فَيُخْرَجُ بِهِ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتّٰى يُؤْتٰى بِهِ الْبَقِيعَ ، فَمَنْ أَكَلَهُمَا لَا بُدَّ فَلْيُمِتْهُمَا طَبْخًا. قَالَ: فَخَطَبَ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَأُصِيبَ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ .)) [1]

''اور معبد بن ابی طلحہ یعمری سے مروی ہے ، وہ کہتے ہیں: سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن منبر پر کھڑے ہوئے، اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی۔اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیا اور پھر کہا: میں نے ایک خواب دیکھا ہے، میرے خیال میں اس کی تعبیر یہ ہے کہ اب میری وفات کا وقت قریب آچکا ہے، میں نے دیکھا ہے کہ ایک سرخ مرغ نے مجھے دوٹھونگیں ماری ہیں، جب میں نے یہ خواب سیدہ اسماء بنت عمیس زوجہ ابی بکر رضی اللہ عنہا کے سامنے بیان کیا تو انہوں نے کہا کہ کوئی عجمی آدمی سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو قتل کرے گا، پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: لوگ مجھے کہتے ہیں کہ میں کسی کو اپنا خلیفہ مقرر کردوں، یادرکھو کہ اللہ نے اپنے نبی کو جس دین اور خلافت کے ساتھ مبعوث کیا ہے، وہ اس کو ضائع نہیں کرے گا، اگر میری موت جلد آجائے تو یہ چھ حضرات کی ایک مجلس شوریٰ ہے، جب اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان سب سے راضی تھے، تم ان میں سے جس کی بھی بیعت کرلو تو اس کی بات سننا اور اس کی اطاعت کرنا، میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ کچھ لوگ اس معاملے میں طعن وتشنیع کریں گے، میں اپنے ان ہاتھوں سے ان لوگوں سے اسلام پر قتال کر چکا ہوں، ایسے لوگ اللہ کے دشمن، کافر اور گمراہ ہیں۔ اللہ کی قسم! میرے رب نے مجھے جو حکم دیئے اور مجھے خلیفہ بنایا، میں ان میں سے کلالہ سے زیادہ اہم کوئی بات چھوڑ کر

[1] مسند احمد، رقم: 89۔ احمد شاکر نے اسے ''صحیح الإسناد'' کہا ہے۔

نہیں جا رہا۔ اللہ کی قسم! میں جب سے اللہ کے نبی ﷺ کی صحبت میں آیا ہوں، آپ ﷺ نے میرے ساتھ جس قدر سختی کے ساتھ کلالہ کے بارہ میں گفتگو کی، اس قدر سخت انداز کسی دوسری بات کے بارے میں اختیار نہیں کیا۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ نے اپنی انگلی مبارک میرے سینے پر ماری اور فرمایا: اس بارے میں تمہارے لیے سورۂ نساء کے آخری آیت کافی ہے، جو موسم گرما میں نازل ہوئی تھی۔ میں اگر زندہ رہا تو اس مسئلہ کی بابت ایسا فیصلہ کروں گا، جسے خواندہ اور ناخواندہ، سب لوگ اچھی طرح جان لیں گے، میں مختلف علاقوں میں بھیجے ہوئے اپنے عاملوں اور نمائندوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے ان کو اس لیے بھیجا تھا کہ وہ لوگوں کو دین سکھائیں اور انہیں نبی کی سنت کی تعلیم دیں اور جو معاملہ ان پر اچھی طرح واضح نہ ہو، وہ مجھ تک پہنچائیں۔ لوگو! تم دو پودے یعنی لہسن اور پیاز کھاتے ہو، میں انہیں انتہائی ناپسند خیال کرتا ہوں، اللہ کی قسم! میں نبی کریم ﷺ کو دیکھا کرتا تھا کہ آپ ﷺ جب کسی آدمی سے ان کی بو پاتے تو آپ ﷺ اس کے بارے حکم دیتے اور اس آدمی کو پکڑ کر مسجد سے نکال کر بقیع قبرستان کی طرف پہنچا دیا جاتا تھا۔ جس آدمی نے لامحالہ طور پر ان پودوں کو کھانا ہو تو وہ ان کو پکا لیا کرے۔ معبد کہتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے روز لوگوں سے یہ خطاب کیا تھا اور بدھ کے روز آپ رضی اللہ عنہ پر قاتلانہ حملہ ہو گیا تھا۔''

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں تاثرات

حدیث 31

((وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: وُضِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَيْنَ

الْمِنْبَرِ وَالْقَبَرِ ، فَجَاءَ عَلِیٌّ رضی اللہ عنہ حَتّٰی قَامَ بَیْنَ یَدَیِ الصُّفُوفِ ، فَقَالَ: هُوَ هٰذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ: رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْكَ ، مَا مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ تَعَالٰی أَحَبُّ إِلَیَّ مِنْ أَنْ أَلْقَاهُ بِصَحِیفَتِهِ بَعْدَ صَحِیفَةِ النَّبِیِّ ﷺ مِنْ هٰذَا الْمُسَجّٰی عَلَیْهِ ثَوْبُهُ .))[1]

’’اور سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو منبر اور آپ ﷺ کی قبر کے درمیان لا کر رکھا گیا تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ آ کر صفوں آگے کھڑے ہوگئے اور انہوں نے تین بار کہا: آپ پر اللہ کی رحمت ہو، نبی کریم ﷺ کے بعد اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں اس ڈھانپے ہوئے آدمی کے علاوہ کوئی ایسا بشر نہیں ہے کہ میں اس جیسے نامہ اعمال کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے پاس جانا پسند کروں۔‘‘

حضرت عمر رضی اللہ عنہ احادیث رسول ﷺ کے پابند تھے

حدیث 32

((وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَمَّا وَلِیَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، خَطَبَ النَّاسَ ، فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَذِنَ لَنَا فِی الْمُتْعَةِ ثَلَاثًا ، ثُمَّ حَرَّمَهَا ، وَاللّٰهِ! لَا أَعْلَمُ أَحَدًا یَتَمَتَّعُ وَهُوَ مُحْصَنٌ إِلَّا رَجَمْتُهُ بِالْحِجَارَةِ ، إِلَّا أَنْ یَأْتِیَنِی بِأَرْبَعَةٍ یَشْهَدُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ أَحَلَّهَا بَعْدَ إِذْ حَرَّمَهَا .))[2]

’’اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو انھوں

---

1. مسند احمد ، رقم : 866۔ احمد شاکر نے اسے ’’صحیح‘‘ کہا ہے۔
2. سنن ابن ماجه ، کتاب النکاح ، رقم :1963۔ محدث البانی نے اسے ’’حسن‘‘ کہا ہے۔

نے لوگوں سے خطاب کیا۔ اس میں انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں تین دن تک متعہ کی اجازت دی تھی پھر اسے حرام فرما دیا، واللہ! مجھے جس شخص کے متعلق متعہ کرنے کی اطلاع ملی اگر وہ شادی شدہ ہوا تو میں اسے پتھروں سے رجم کرا دوں گا، سوائے اس صورت کے کہ وہ چار گواہ لائے جو اس بات کی گواہی دیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی حرمت کا اعلان کرنے کے بعد اسے حلال قرار دے دیا تھا۔''

حدیث 33

((وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ: كُنْتُ قَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ فَحَصَبَنِي رَجُلٌ، فَنَظَرْتُ فَإِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَقَالَ: اذْهَبْ فَأْتِنِي بِهَذَيْنِ، فَجِئْتُهُ بِهِمَا، قَالَ: مَنْ أَنْتُمَا؟ أَوْ مِنْ أَيْنَ أَنْتُمَا؟ قَالَا: مِنْ أَهْلِ الطَّائِفِ، قَالَ: لَوْ كُنْتُمَا مِنْ أَهْلِ الْبَلَدِ لَأَوْجَعْتُكُمَا، تَرْفَعَانِ أَصْوَاتَكُمَا فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.)) [1]

''اور سیدنا سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مسجد نبوی میں کھڑا تھا کہ کسی نے میری طرف کنکری پھینکی۔ میں نے جو نظر اٹھائی تو دیکھا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں۔ انھوں نے فرمایا: یہ سامنے جو دو شخص ہیں انھیں میرے پاس لاؤ۔ میں انھیں ان کے پاس لایا تو انھوں نے پوچھا: تمھارا تعلق کس قبیلہ سے ہے؟ یا پوچھا کہ تم کہاں رہتے ہو؟ انھوں نے بتایا کہ ہم طائف کے رہنے والے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اگر تم مدینہ کے ہوتے تو میں تمھیں سزا دیے بغیر نہ چھوڑتا۔ تم رسول

[1] صحيح البخاري، كتاب الصلاة، رقم: 470.

اللہ ﷺ کی مسجد میں اپنی آوازیں بلند کرتے ہو؟''

حدیث 34

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا مِنْ نَفْسِي فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: فَإِنَّهُ الْآنَ وَاللّٰهِ لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي . فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: الْآنَ يَا عُمَرُ .)) [1]

''اور سیدنا عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے اور آپ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ مجھے ہر چیز سے زیادہ عزیز ہیں سوائے میری جان کے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں، اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، (ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہوسکتا) جب تک میں تمھیں تمھاری جان سے بھی زیادہ عزیز نہ ہو جاؤں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: واللہ! پھر تو آپ مجھے میری جان سے بھی زیادہ عزیز ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں، عمر! اب (تیرا ایمان مکمل ہوا) ہے۔''

حدیث 35

((وَعَنْ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ ، أَنَّ نَافِعَ بْنَ عَبْدِالْحَارِثِ لَقِيَ عُمَرَ رضي الله عنه بِعُسْفَانَ ، وَكَانَ عُمَرُ رضي الله عنه يَسْتَعْمِلُهُ عَلَى مَكَّةَ فَقَالَ: مَنْ

[1] صحيح البخاري ، كتاب الأيمان والنذور ، رقم :6632 .

اسْتَعْمَلْتَ عَلٰى أَهْلِ الْوَادِي؟ فَقَالَ: ابْنَ اَبْزٰى؟ قَالَ: وَمَنِ ابْنُ اَبْزٰى؟ قَالَ: مَوْلًى مِنْ مَوَالِينَا، قَالَ: فَاسْتَخْلَفْتَ عَلَيْهِمْ مَوْلًى قَالَ: اِنَّهٗ قَارِئٌ لِكِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى، وَاِنَّهٗ عَالِمٌ بِالْفَرَائِضِ، قَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ: أَمَا إِنَّ نَبِيَّكُمْ ﷺ قَدْ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهٖ آخَرِينَ.)) [1]

''اور سیدنا عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نافع بن عبدالحارث عسفان کے علاقے میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے ملے، جبکہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں مکہ کا امیر بنایا ہوا تھا۔ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے پوچھا: (آپ عسفان میں ہیں اور اپنی عدم موجودگی میں) آپ نے اہل مکہ پر کسے امیر مقرر کیا ہے؟ نافع بن عبدالحارث نے عرض کی: ابن ابزیٰ کو۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ابن ابزیٰ کون ہیں؟ انھوں نے کہا: ہمارے آزاد کردہ غلاموں میں سے ایک غلام ہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ نے ان پر ایک غلام کو امیر مقرر کر دیا ہے؟ نافع نے کہا: وہ قرآن کا (بہترین) قاری اور فرائض کے علم کا (بہت بڑا) عالم ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی ﷺ کا فرمان ہے: بے شک اللہ تعالیٰ اس کتاب (قرآن مجید) کی وجہ سے قوموں کو عزت و شرف بخشتا ہے اور اسی کتاب (سے روگردانی) کی وجہ سے کچھ کو ذلیل و خوار کر دیتا ہے۔''

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا شہادت کی موت کی تمنا

حدیث 36

((وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَللّٰهُمَّ

[1] صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، رقم: 1897.

ارْزُقْنِي شَهَادَةً فِيْ سَبِيْلِكَ ، وَاجْعَلْ مَوْتِي فِيْ بَلَدِ رَسُوْلِكَ)) [1]

''اور جناب اسلم بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے یہ دعا کی: اے اللہ! مجھے اپنے راستے میں شہادت کی موت دینا اور مجھے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر میں موت دینا۔''

حضرت عمر رضی اللہ عنہ غلاموں کے ساتھ کھانا کھاتے

حدیث 37

((وَعَنْ أَبُو مَحْذُورَةَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، إِذْ جَاءَ صَفْوَانُ بْنُ أُمَيَّةَ بِجَفْنَةٍ يَحْمِلُهَا نَفَرٌ فِي عَبَاءَةٍ، فَوَضَعُوهَا بَيْنَ يَدَى عُمَرَ، فَدَعَا عُمَرُ نَاسًا مَسَاكِينَ وَأَرِقَّاءَ مِنْ أَرِقَّاءِ النَّاسِ حَوْلَهُ، فَأَكَلُوا مَعَهُ، ثُمَّ قَالَ عِنْدَ ذٰلِكَ: فَعَلَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ - أَوْ قَالَ: لَحَا اللّٰهُ قَوْمًا - يَرْغَبُونَ عَنْ أَرِقَّائِهِمْ أَنْ يَأْكُلُوا مَعَهُمْ، فَقَالَ صَفْوَانُ: أَمَا وَاللّٰهِ، مَا نَرْغَبُ عَنْهُمْ، وَلٰكِنَّا نَسْتَأْثِرُ عَلَيْهِمْ، لَا نَجِدُ وَاللّٰهِ مِنَ الطَّعَامِ الطَّيِّبِ مَا نَأْكُلُ وَنُطْعِمُهُمْ.)) [2]

''اور سیدنا ابو محذورہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ سیدنا صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ ایک بڑا پیالہ لے کر آئے، جسے چند آدمی ایک چادر میں اٹھائے ہوئے تھے۔ انھوں نے اس پیالے کو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے

---

[1] صحيح البخاري، كتاب فضائل المدينة، رقم :1890.

[2] الأدب المفرد، باب هل يجلس خادمه معه إذا أكل، رقم : 201- محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

رکھ دیا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے مسکین اور اپنے گرد موجود لوگوں کے غلاموں کو بلایا۔ انھوں نے آپ رضی اللہ عنہ (سیدنا عمر رضی اللہ عنہ) کے ساتھ کھایا۔ پھر آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا برا کرے جو اپنے غلاموں کے ساتھ کھانے سے گریز کرتے ہیں۔ سیدنا صفوان رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! ہم تو ان سے گریز نہیں کرتے لیکن ان پر اپنے نفسوں کو ترجیح دیتے ہیں۔ اللہ کی قسم! ہمیں اتنا اچھا کھانا نہیں ملتا جو خود بھی کھائیں اور انھیں بھی کھلائیں۔''

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سچائی کے ساتھ فیصلہ کرتے

حدیث 38

((وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اخْتَصَمَ إِلَيْهِ مُسْلِمٌ وَيَهُودِيٌّ، فَرَأَى عُمَرُ أَنَّ الْحَقَّ لِلْيَهُودِيِّ، فَقَضَى لَهُ، فَقَالَ لَهُ الْيَهُودِيُّ: وَاللّٰهِ لَقَدْ قَضَيْتَ بِالْحَقِّ. فَضَرَبَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِالدِّرَّةِ، ثُمَّ قَالَ: وَمَا يُدْرِيكَ؟ فَقَالَ لَهُ الْيَهُودِيُّ: إِنَّا نَجِدُ أَنَّهُ لَيْسَ قَاضٍ يَقْضِي بِالْحَقِّ، إِلَّا كَانَ عَنْ يَمِينِهِ مَلَكٌ، وَعَنْ شِمَالِهِ مَلَكٌ، يُسَدِّدَانِهِ وَيُوَفِّقَانِهِ لِلْحَقِّ مَادَامَ مَعَ الْحَقِّ، فَإِذَا تَرَكَ الْحَقَّ عَرَجَا وَتَرَكَاهُ.)) [1]

''امام سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مسلمان اور یہودی ایک جھگڑا لائے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ اس میں حق پر یہودی ہے۔ چنانچہ آپ نے اس کے حق میں فیصلہ دے دیا۔ یہودی کہنے لگا: واللہ! آپ نے حق فیصلہ کیا ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے اسے درّہ مارا اور کہا: تجھے اس کا

[1] الموطأ، كتاب الأقضية، رقم: 1413۔ شیخ سلیم الہلالی نے اسے ''موقوف صحیح'' کہا ہے۔

کیسے علم ہوا؟ یہودی نے کہا: ہم اپنی کتابوں میں پاتے ہیں کہ جو قاضی حق کا فیصلہ کرے اس کے دائیں اور بائیں جو دو فرشتے ہیں وہ اسے راہ راست پر رکھتے ہیں اور حق کی توفیق دلاتے ہیں جب تک وہ حق پر رہتا ہے، اور جب حق ترک کر دیتا ہے وہ اسے چھوڑ کر اوپر چلے جاتے ہیں۔''

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زہد وتقویٰ

حدیث 39

((وَعَنْ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ لِي عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: هَلْ تَدْرِي مَا قَالَ أَبِي لِأَبِيكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا قَالَ: فَإِنَّ أَبِي قَالَ لِأَبِيكَ: يَا أَبَا مُوسَى! هَلْ يَسُرُّكَ إِسْلَامُنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهِجْرَتُنَا مَعَهُ وَجِهَادُنَا مَعَهُ وَعَمَلُنَا كُلُّهُ مَعَهُ بَرَدَ لَنَا وَأَنَّ كُلَّ عَمَلٍ عَمِلْنَاهُ بَعْدَهُ نَجَوْنَا مِنْهُ كَفَافًا رَأْسًا بِرَأْسٍ؟ فَقَالَ أَبِي: لَا وَاللّٰهِ، قَدْ جَاهَدْنَا بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَصَلَّيْنَا وَصُمْنَا وَعَمِلْنَا خَيْرًا كَثِيرًا، وَأَسْلَمَ عَلَى أَيْدِينَا بَشَرٌ كَثِيرٌ وَإِنَّا لَنَرْجُو ذٰلِكَ، فَقَالَ أَبِي: لٰكِنِّي أَنَا وَالَّذِي نَفْسُ عُمَرَ بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنَّ ذٰلِكَ بَرَدَ لَنَا؟ وَأَنَّ كُلَّ شَيْءٍ عَمِلْنَاهُ بَعْدُ نَجَوْنَا مِنْهُ كَفَافًا رَأْسًا بِرَأْسٍ، فَقُلْتُ: إِنَّ أَبَاكَ وَاللّٰهِ خَيْرٌ مِنْ أَبِي.)) [1]

''اور جناب ابو بردہ بن ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھ سے کہا: کیا تجھے علم ہے کہ میرے والد (عمر رضی اللہ عنہ) نے تمھارے والد (ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ) سے کیا کہا تھا؟ میں نے کہا: مجھے علم نہیں۔ انھوں نے کہا: میرے

[1] صحيح البخاري، كتاب مناقب الأنصار، رقم :3915.

والد نے تمھارے والد سے کہا تھا: اے ابوموسیٰ! کیا یہ بات تمھارے لیے خوشی کا باعث ہوگی کہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ہمارا اسلام لانا، آپ کے ہمراہ ہمارا ہجرت کرنا، آپ کے ہمراہ ہمارا جہاد کرنا، الغرض آپ کے ہمراہ ہمارے تمام اعمال ہمارے لیے ٹھنڈک کا باعث ہوں، اور وہ اعمال جو ہم نے آپ کے بعد کیے ہیں وہ برابری کے معاملے پر ختم ہو جائیں، نہ ہمیں ان کا ثواب ملے اور نہ ان کے متعلق باز پرس ہی ہو۔ اس پر آپ کے والد نے میرے والد سے کہا: اللہ کی قسم! میں اس پر راضی نہیں ہوں، کیونکہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے بعد بھی جہاد کیا، نمازیں پڑھیں، روزے رکھے، اور بہت سے اعمال خیر بجا لائے، ہمارے ہاتھ پر ایک مخلوق نے اسلام قبول کیا، لہٰذا ہم تو اس کے ثواب کی بھی امید رکھتے ہیں۔ میرے والد عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: لیکن جہاں تک میرا سوال ہے، تو اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میری خواہش ہے کہ ہمارے وہ اعمال ہی محفوظ رہیں جو میں نے رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں کیے ہیں اور جتنے اعمال ہم نے آپ کے بعد کیے ہیں ان سب کے بدلے میں ہم سے برابری کا معاملہ کیا جائے، صرف یہ ہو کہ ہم نجات پا جائیں، نہ ثواب ہو اور نہ عقاب۔ ابوبردہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا: اللہ کی قسم! آپ کے والد میرے والد سے بہر حال بہتر تھے۔''

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سنت عمر رضی اللہ عنہ کا اتباع

حدیث 40

((وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِقْتَدُوْا بِالَّذِيْنَ مِنْ

بَعْدِیْ أَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ .)) [1]

''اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے بعد ابوبکر اور عمر کی اتباع کرنا۔''

وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِیْنَ

[1] سنن ترمذی ، کتاب المناقب ، رقم : 3662 ، سنن ابن ماجة ، رقم : 97۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

فہرست احادیثِ نبویہ

مراجع ومصادر

1: قرآن حکیم .

2: الـجامع الصحيح المسند، للإمام محمد بن إسماعيل البخارى، ومعه فتح البارى، المكتبة السلفية، دارالفكر، بيروت .

3: الـجـامـع الصحيح للإمام محمد بن عيسى الترمذى، تحقيق: الشيخ أحمد شاكر، مطبعة مصطفى البابى الجلبى، القاهرة، 1398هـ .

4: الســنن لأبى داود سليمان بن الأشعث السجستانى (ت 275هـ)، دار إحياء السنة النبوية، القاهرة .

5: الســنن لعبد الله محمد بن يزيد القزوينى، ابن ماجه (ت 273هـ)، تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقى، مطبعة الحلبى، القاهرة .

6: المسند للإمام أحمد بن حنبل، المكتب الإسلامى، بيروت، 1398هـ .

7: الســنـن لأبـي عبـد الرحمٰن أحمد بن شعيب النسائى (ت 303هـ)، مكتبة المعارف للنشر والتوزيع، الرياض .

8: سلسلة الأحاديث الصحيحة للألبانى، طبعة مكتبة المعارف، الرياض .

9: صحيح الجامع الصغير للألبانى، طبعة المكتب الإسلامى .

10: صـحيـح مسـلـم للإمام مسلم بن الحجاج، تحقيق: محمد فؤاد عبدالباقى، دار إحياء التراث، بيروت .

11: مـجـمـع الزوائد ومنبع الفوائد، للحافظ نور الدين الهيثمى، منشورات دار الكتاب العربى، بيروت، 1402هـ .

12: مشكوٰة الـمـصـابيـح للتبريزى، تحقيق نزار تميم وهيثم نزار تميم، طبعة شركة دار الأرقم بن أبى الأرقم، بيروت .